الثلاثة ودعا الناس الى نحلته و تبع كل واحد منهم جماعة من الناس وكانوا يتقاتلون فيما بينهم و بقى[1] بينهم ذالك الخلاف۔ (التبصير فى الدين وتمييز الفرقة الناجية عن الفرق الهالكين ص۱۳۴) ۹ للامام ابى المظفر الاسفرائنى المتوفى سنه ۴۷۱ھ)

بعد وہ مذبح میں داخل ہوا۔ اور خودکشی کر لی۔ اس کی موت کے تیسرے دن بعد اس کے تلامذہ نے مخلوق کو اپنے اپنے عقیدہ کی دعوۃ دینی شروع کی اور ہر ایک شاگرد کی ایک جماعۃ بن گئی۔ (اس کا لازمی نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ ہر شخص اپنے آپ کو حق پر سمجھتا تھا اور دوسرے کو باطل قرار دیتا) اس اختلافِ عقیدہ کے باعث ان کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی، اور یہ لڑائی ہمیشہ رہی۔

حقیقی دینِ مسیح اور پولوس کی تحریف کردہ مسیحیت کی صفتِ تضاد بیان کرتے ہوئے نصرانی مفکر ڈبلوریڈ کہتا ہے۔

پولوس اور مسیح دونوں کو بیک وقت قبول نہیں کیا جا سکتا۔
اگر رہنما پولوس ہے تو مسیح نہیں۔ اگر مسیح ہیں تو پولوس نہیں

اسی طرح ۲۵ دسمبر کو مسیح کا یومِ ولادۃ قرار دینا بھی ایک مشرکانہ سازش کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ۲۵ دسمبر قدیم بت پرستوں کا ایک مقدس دن تھا۔ یہ لوگ سورج دیوتا کے پجاری تھے۔ چنانچہ جب ان کا دیوتا یعنی سورج جسے یہ لوگ مصدر وجود اور چشمۂ حیات تصوّر کرتے تھے۔ زمانۂ انقلابِ سرمائی کو ختم کر لیتا تھا تو اس کے اگلے دن وہ عید مناتے تھے۔ اور اسے اپنے دیوتا کا یومِ ولادۃ تصوّر کرتے تھے خصوصی تقریبات کا اہتمام کرتے تھے اسی عقیدہ ولادۃ شمس کو عیسائیوں نے عقیدۂ ولادۃ مسیح میں تبدیل کر لیا ہے اور بت پرستوں کے قدیم دستور کے مطابق ۲۵ دسمبر کو یومِ عید قرار دیا۔

حکیم محمود احمد ظفر ۔۔۔ سیالکوٹ

ضرورت نبوت

جب نبی کی تعریف سے پتہ چل گیا کہ ہماری روحانی زندگی کی جملہ ضروریات فراہم کرنے والا نبی ہوتا ہے تو اس سے نبوت کی ضرورت کا بھی پتہ چل گیا۔ کیونکہ جس طرح دنیا میں لاتعداد جسمانی امراض ہیں۔ کچھ قلب و جگر سے تعلق رکھتے ہیں تو کچھ طحال و معدہ سے۔ اسی طرح اس دنیا کا قریباً ہر انسان روحانی طور پر مختلف قسم کے امراض میں مبتلا ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ بخار اور امراض قلب و جگر کی اس قدر کثرت نہیں۔ جس قدر روحانی علل و امراض، زنا کاری، چوری، کینہ و حسد، خیانت و بد دیانتی، ظلم و تعدی، عجب و تکبر وغیرہ کی کثرت ہے تو پھر بھی کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔

پھر جس طرح جسمانی امراض بخار، طاعون، تپ دق، تپ محرقہ اور اسہال وغیرہ کے ازالہ کے لئے۔ ڈاکٹر اور طبیب کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور کوئی آدمی اس ضرورت کا انکار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح بغض و کینہ، ظلم و تعدی، کذب و بد دیانتی اور چوری اور زنا کاری کے ازالہ کیلئے بھی ایسے روحانی حکما کی اشد ضرورت ہے جو مرض کی اچھے طریقے سے تشخیص کر کے اس کا صحیح علاج تجویز کریں اور روحانی مریض اس نسخہ کو استعمال کر کے اس سے شفا یاب ہوں۔

حق تعالیٰ نے جہاں ہمارے جسموں کی صحت کے لئے مختلف جڑی بوٹیاں پیدا فرمائیں ہیں جن کو استعمال کر کے ہم شفا حاصل کرتے ہیں۔ کوئی مریض بغیر طبیب کے بتائے ہوئے کوئی دوا استعمال نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی زیادہ عقل کا دعویٰ کر کے طبیب کی مرضی کے خلاف کسی دوا کا استعمال کر کے اپنا علاج کرنا چاہے۔ یا ان لوگوں سے اپنا علاج کروائے جو اس بات کی اہلیت نہیں رکھتے تو بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوگا۔

پھر جب کوئی روحانی مریض اس روحانی طبیب (نبی) کی تشخیص کے مطابق تجویز کردہ نسخہ کو آزمائے گا تو اس کے جملہ روحانی امراض کا ازالہ ہو کر وہ روحانی اخلاق اس کے اندر پیدا ہو جائیں گے جن کو انسانی زندگی کی معنویت کہا جاتا ہے۔ بلکہ آج دنیا میں جہاں کہیں بھی یہ انسانی اخلاق نظر آتا ہے۔ یہ سب نتیجہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے علمی نکات، فکری استدلال، وجدانی کیفیات

اور عملی واردات کا جو انہوں نے اپنی کامل اور اکمل حیات طیبہ میں وقت کی شاہراہوں پر چھوڑی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے انہی نقوش پا پر چل کر آج مختلف روحانی بیماریوں کے مریض دنیا میں اپنی منزل تلاش کر رہے ہیں۔ کتنا صحیح فرمایا علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ نے کہ:-

"آج جہاں بھی عدل و میزان کا وجود ہے وہ کسی یونانی حکیم یا یورپین فلاسفر کی تعلیم و تصنیف اور تقریر و خطبہ کا اثر نہیں ہے بلکہ طبقہ انبیاء ہی کی بلا واسطہ یا بالواسطہ تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ آج دنیا کے گوشے گوشے میں کیسے ہی بدترین مبلغ سہی، مگر نیکی عدل، احسان، ہمدردی، نیکوکاری حسن اخلاق کی تعلیم و تبلیغ اور دعوت الٰہی کی زبانوں سے ہو رہی ہے۔ جو اصولوں کے پیرو اور پیغمبروں کے تابع ہیں۔ جو عقیدہ کے ملحد ہیں ان کی بھی نیکوکاری انہی پیغمبروں کے نادانستہ فیضان تعلیم کا نتیجہ ہے۔ اس بناء پر جو لوگ ذہنی طور پر پیغمبروں کے منکر ہیں وہ عملی طور پر ان کی تعلیم کے قائل اور معترف ہیں۔

(سیرت النبیؐ جلد ۴ صـ ۲۰۶)

اس کے ساتھ ساتھ یہ چیز بھی ذہن میں رہے کہ جسمانی مریض اگر اپنی کھوئی ہوئی صحت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ طبیب یا ڈاکٹر جس دوا یا غذا کے مضر صحت ہونے کے متعلق بتائے اس کو بے چون و چرا مان لے "کیوں،، اور "کیسے" کی تکرار اپنی جہالت کو آشکارا کرنا اور اپنی صحت سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے۔ اس دوا یا غذا کی کیفیات سے وہ آشنا ہو یا نہ ہو وہ اس کو استعمال کرتا رہے۔ اسی طرح ان مریضوں کے لئے جو اپنی روحانی صحت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، اپنے روحانی اطباء (انبیاء علیہم السلام) کے ہر حکم کو بے چون و چرا تسلیم کرنا ضروری ہے۔ ان کے حضور سوال و جواب کی تکرار بعض دفعہ ابدی موت پر منتج ہوتی ہے۔

اس شئے کو امام غزالی قدس سرہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے :-

"مجھے تقریباً دس سال کی خلوت اور عزلت کے بعد ذوق و وجدان، دلیل و برہان اور حلاوت ایمان سے اس بات کا انکشاف ہوا کہ انسان کی تخلیق بدن اور قلب

سے مرکب ہے۔ قلب سے مراد وہ حقیقت روحانیہ ہے جو حق تعالیٰ کی معرفت کا محل ہے نہ کہ وہ گوشت اور خون کا لوتھڑا جس میں مردے اور بہائم بھی آدمی کے ساتھ شریک ہیں۔ پھر جس طرح بدن کے لئے صحت اور بیماری ہے جس میں یہ بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قلب کے لئے بھی صحت اور سلامتی ہے اور نجات اسی کو حاصل ہوگی جو حق تعالیٰ کے حضور میں قلب سلیم لے کر حاضر ہوگا۔ پھر جس طرح قلب کے لئے صحت ہے اور اسی طرح مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے جس میں اس کے لئے اخروی ابدی ہلاکت مضمر ہوتی ہے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں کہ فِی قُلُوْبِہِم مَّرَضٌ (ان کے قلوب میں بیماری ہے) حق تعالیٰ سے جہالت اور ناآشنائی زہر قاتل ہے اور خواہشات اور ہوائے نفسانی کی اتباع سے حق تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی قلبی بیماری ہے۔ حق تعالیٰ کی معرفت جہالت کے زہر قاتل کے لئے تریاق ہے اور ہوائے نفسانی کی مخالفت کرتے ہوئے اللہ جل شانہ کی اطاعت قلبی بیماریوں کی دوائے شافی ہے۔ اور امراض قلبیہ کا ازالہ اور گم شدہ صحت کا حصول ان ادویہ ہی سے ہے۔ جیسا کہ جسمانی امراض کا ازالہ اور حصول صحت ادویہ پر منحصر ہے۔ پھر جس طرح جسمانی ادویہ کا حصول صحت میں مؤثر ہونا عقلاء کی عقل سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ اس میں اطباء کی پیروی اور تقلید ضروری ہے جنہوں نے اس چیز کو انبیاء علیہم السلام سے حاصل کیا اور انبیاء نے ان کے خواص اپنے نور نبوت سے معلوم کیئے۔ اسی طرح عبادات کی ادویہ کے خواص اور ان کا خاص حد اور خاص تعداد میں امراض قلبیہ کے لئے مفید صحت ہونا اس کی وجہ بھی عقل سے معلوم نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے لئے بھی انبیاء علیہم السلام کی اتباع اور پیروی ضروری ہے جنہوں نے عقل سے نہیں بلکہ نور نبوت سے ان اشیاء کے خواص معلوم کیئے ہیں۔ پھر جس طرح ادویات کا مختلف النوع، مختلف المقدار، اور مختلف الاوزان ہونا حکمت سے خالی نہیں اسی طرح عبادات کا جو کہ امراض قلبیہ کی ادویات ہیں مختلف النوع اور مختلف المقدار سے مرکب ہونا خالی از حکمت نہیں جیسے سجود کا رکوع سے دو چند ہونا اور صبح کی نماز کا عصر کی نماز سے نصف ہونا۔ اس کا علم صرف نور نبوت ہی سے حاصل ہو سکتا ہے اور جو شخص ان چیزوں کے اسرار و حکم عقل سے مستنبط کرنا چاہتا ہے یا ان کو محض اتفاقی اور خالی از حکمت سمجھتا ہے وہ بے وقوفی اور جہالت کے قعر مذلت میں گرا ہوا ہے۔ اور جس طرح ادویہ کے کچھ اصول و ارکان اور کچھ مکملات ہیں جو اپنی جگہ الگ